کھیل وسیاحت اور معیشت

تحریر: سہیل احمد لون

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ برس انگلینڈ اور ویلز میں منعقد ہونے والا کرکٹ کا عالمی کپ برطانیہ کی معیشت کو تقریباً £350 ملین کا فائدہ دے گیا۔ 2019ء میں ہونے والے عالمی کپ میں انگلینڈ کو چوتھی مرتبہ فائنل کھیلنے کا موقع ملا اس سے قبل 1979ء میں لارڈز کے تاریخی میدان میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں شکست ہوئی، 1987ء میں کلکتہ کے ایڈن گارڈن سٹیڈیم میں آسٹریلیا نے انگلینڈ کو ہرایا اور 1992ء میں ملبورن کے MCG میں پاکستان سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ گزشتہ برس کے فائنل کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ اس مرتبہ انگلینڈ نے بالآخر میدان مار ہی لیا اور لارڈز کے میدان میں نیوزی لینڈ کی ٹیم کو ہرا کر کرکٹ میں پہلی مرتبہ حکمرانی کا تاج اپنے سر سجایا۔ عالمی کپ کرکٹ کی تاریخ میں اس سے زیادہ سنسنی خیز فائنل آج تک دیکھنے کو نہیں ملا۔ اس تاریخی میچ کو 1.6 بلین لوگوں نے براہ راست دیکھا جو کرکٹ کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔ اس سے قبل سکائی چینل اور چینل 4 پر نشر ہونے والی 2005ء کی ایشز سیریز کو 4.6 بلین لوگوں نے دیکھا تھا۔ لندن میں ہونے والے فائنل سے £65 ملین، مانچسٹر اور برمنگھم میں منعقد ہونے والے سیمی فائنلز سے بالترتیب £36.3 اور £29.7 ملین کا Economic impact تھا۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹیو Mann Sawhney کے مطابق برطانیہ کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا Sporting Event تھا۔ کرکٹ کے تاریخی میلے کو دیکھنے کے لیے 20% تماشائی بیرون ممالک سے آئے تھے اور 85 فیصد ٹکٹوں کی خریداری شہر سے باہر رہنے والوں یعنی جس شہر میچ ہو رہا تھا اس سے باہر رہنے والوں نے خریدی۔ کھیل کود کے ایسے Events سے نا صرف ملک کی معیشت میں بہتری آتی ہے بلکہ اس سے اپنی تہذیب و تمدن کے پرچار کا موقع بھی ملتا ہے۔ کرکٹ فٹبال کے بعد سب سے زیادہ دیکھا جانے والا کھیل ہے کرکٹ میں جدت اور تیزی T20 فارمیٹ سے آ گئی ہے اب آئی سی سی اسے باقاعدہ اولمپکس گیمز میں شامل کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لیے T10 فارمیٹ کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے کا پلان ہے۔ سپورٹس صرف تفریح کا سامان ہی مہیا نہیں کرتی بعض اوقات سیاسی مقاصد کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔ ماضی میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جب سپورٹس ڈپلومیسی کے ذریعے دو ممالک کی کشیدگی کم ہوئی ہو۔ پاک بھارت میں سرحدوں اکثر تناؤ دیکھا جاتا ہے۔ جنرل ضیاء الحق ایسے موقع پر بھارت میچ دیکھنے پہنچ گئے تھے جب دونوں ممالک کی فوجیں سرحدوں پر جنگ کے لیے صرف ایک کمانڈ کی منتظر تھیں، جنرل مشرف کے دور میں بھی بھارتی ٹیم کا پاکستان میں دورہ کرنا دونوں ملکوں کی کشیدگی وقتی طور پر کم کرنے میں معاون ثابت ہوا تھا۔ سپورٹس اور بین الاقوامی سیاسی کا تعلق بہت گہرا اور پرانا ہے، دراصل کھیل کو بین الاقوامی تناؤ میں ایک سیفٹی والو کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس سے ریاستوں کے درمیان تعلق بہتر بنایا جاتا ہے۔ چین اور امریکہ کے درمیان Ping-Pong ڈپلومیسی اس ضمن میں ایک مثال ہے۔ اسی طرح امریکہ۔ میکسیکو اور پانامہ کے درمیان بیس بال ڈپلومیسی نے تعلقات بہتر بنانے میں معاونت کی۔ 1920s اور 1930s میں امریکہ جاپان اور مریکہ کے تعلقات بہت کشیدہ تھے تو صدر Harding نے

بیس بال ڈپلومیسی کے ذریعے حالات بہتر کرنے کی کوشش کی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد IOC نے 1964ء میں جاپان اور 1972ء میں جرمنی کو اولمپکس گیمز کی میزبانی کی اجازت دی تو اس سے دنیا میں یہ پیغام دیا گیا کہ جاپان اور جرمنی کی بین الاقوامی کمیونٹی میں دوبارہ ساکھ بحال ہوگئی ہے۔ جس کے بعد دونوں ممالک دنیا میں ٹیکنالوجی کنگ کے روپ میں سامنے آئے انکی معیشت اس قدر مستحکم اور مظبوط ہوگئی کہ 1990s میں جاپان اور جرمنی دنیا کے بہترین معیشت والی ملکوں میں شامل ہونے لگا۔ جس کا ثبوت جرمنی نے 1991ء میں دیوار برلن توڑ کر مشرقی جرمنی کو ساتھ ملا کر دیا۔ بین الاقوامی سپورٹس آرگنائزیشنز میں کام کرنے کی اجارہ داری بھی ملکی معیشت یا معاشی حالت سے ہوتی ہے۔ آئی سی سی میں ان ممالک کی اجارہ داری ہے جن کے کرکٹ بورڈز معاشی طور پر مضبوط ہیں۔ بیسوی صدی میں سپورٹس ایک کلچرل Phenomenon کے طور پر سامنے آیا ہے جس سے ثقافت کی گلوبلائزیشن ہونے میں مدد ملتی ہے اور فارن پالیسی کے Resource کے طور پر کام کرکے انٹرنیشنل Relations میں معاونت ملتی ہے۔ انٹرنیشنل سپورٹس آرگنائزیشنز اور بین الاقوامی سیاست آپس میں ملکر کام کرتی ہیں۔ بنیادی طور پر بین الاقوامی سپورٹس میں دو نان سٹیٹ ایکٹرز کلیدی کردار ادا کرتے ہیں جن میں ایک Internation Governmental Organisations(IGOs) اور دوسرا Internation(INGOs) Non-govermental Organisations ہے۔ سپورٹس کے میگا ایونٹس ملکوں کی امیج پروموٹ کرنے میں اہم کردار کرتے ہیں۔ مگر بسا اوقات میگا ایونٹ کسی ملک کی ساکھ کو لے بھی ڈوبتے ہیں۔ بھارت اولمپکس گیمز کی میزبانی کا منہ بنائے بیٹھا تھا مگر 2010ء دہلی میں منعقد ہونے والی کامن ویلتھ گیمز کی میزبانی انکے اولمپکس گیمز کی میزبانی کرنے کے خواب کو چکنا چور کرگئی کیونکہ کامن ویلتھ گیمز میں کرپشن، خراب انفاسٹرکچر، نامناسب سفری اور طبی سہولیات معیاری نہ تھیں۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں کرکٹ کا عالمی کپ منعقد کروایا گیا تو ساؤتھ افریقہ بھی بھارت کی طرح عالمی معیار پر پورا نہ اتر سکا۔

کسی بھی ملک میں کھیلوں کا بین الاقوامی ٹورنامنٹ اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ملک میں امن وشانتی ہے۔ ایک وقت تھا جب پاکستان میں کرکٹ، ہاکی، سکوائش، ریسلنگ سمیت دیگر کھیلوں کے بین لاقوامی مقابلے منعقد ہوتے تھے، پھر بدقسمتی سے دہشت گردی کی ایسی آندھی چلی کہ اس میں کھیلوں کی تمام رونقیں بھی چھومنتر ہوگئیں۔ تقریباً ایک دہائی تک پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کے دروازے بند کردیئے گئے اور پاکستان کو اپنی ہوم سیریز کھیلنے کے لیے عرب امارات میں کھیلنا پڑا۔ ایک طویل مدت بعد پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی بحالی ہوئی اور PSL کا مکمل ایونٹ پاکستان میں ایسے وقت میں ہوا جب دنیا میں کرونا وائرس کی دہشت سے کئی ممالک میں کھیلوں کے مقابلے بغیر تماشائیوں کے خالی سٹیڈیم میں ہورہے تھے، کرونا وائرس کی وجہ سے PSL کے سیمی فائنل نہ ہوسکے، مگر اس سے ایک پیغام دنیا میں ضرور گیا کہ ہم ایک امن پسند اور کھیل وسیاحت سے پیار کرنے والی قوم ہیں۔ کرونا وائرس کے باعث کھیل وسیاحت بالکل رک گئی تھی مگر اللہ کے فضل سے دنیا میں کھیل وسیاحت دوبارہ بحال ہورہی ہے۔ انگلینڈ نے ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے ساتھ بغیر تماشائیوں کے کرکٹ کی ہوم سیریز کھیلی ہیں، اب بھارت نے بھی IPL کا سیزن شروع کرنے کا عندیہ دے دیا ہے اور امید ہے تماشائی بھی سٹیڈیم میں آنے کی اجازت مل جائے گی۔ اسی طرح لاک ڈاؤن کے بعد برطانیہ، یورپ اور پاکستان میں سیر وتفریح کے مقامات پر رونقیں دوبارہ بحال ہوگئی

ہیں۔انتخابی مہم کے دوران عمران خان نے پاکستان میں سیر و سیاحت کے شعبہ پو بہتر بنانے کا بھی وعدہ کیا تھا جس میں کوئی خاص پیش رفت ہوسکی اور ہمیں کرونا نے گھیر لیا۔ ہمارے ملک میں ایسی قدرتی نظارے ہیں کہ سوئٹزرلینڈ کی طرح ہم بھی سیر و سیاحت سے اپنی معیشت بہتر کر سکتے ہیں۔وزیر اعظم عمران خان بنیادی طور پر ایک کھلاڑی ہیں اگر وہ اپنے دور حکومت میں سپورٹس کو دوبارہ کھویا ہوا مقام دلوانے میں کامیاب ہوجائیں تو یہاں بھی میگا ایونٹس ہونے سے ملک کی معیشت بہتر ہوگی۔ اگر نیک نیتی سے پلاننگ اور کوشش کی جائے تو پاکستان میں بھی کامن ویلتھ اور اولمپکس گیمز منعقد ہو سکتے ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

23-08-2020